اشاعت کا تیسرا سال

ہفت روزہ

ولایت ٹائمز

WILAYAT TIMES

سرینگر

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:3 ☆ شمارہ نمبر:03 ☆ تاریخ:20 مارچ تا 26 مارچ 2017ء بمطابق 21 جمادی الثانی تا 27 جمادی الثانی 1438ھ ☆ صفحات:8

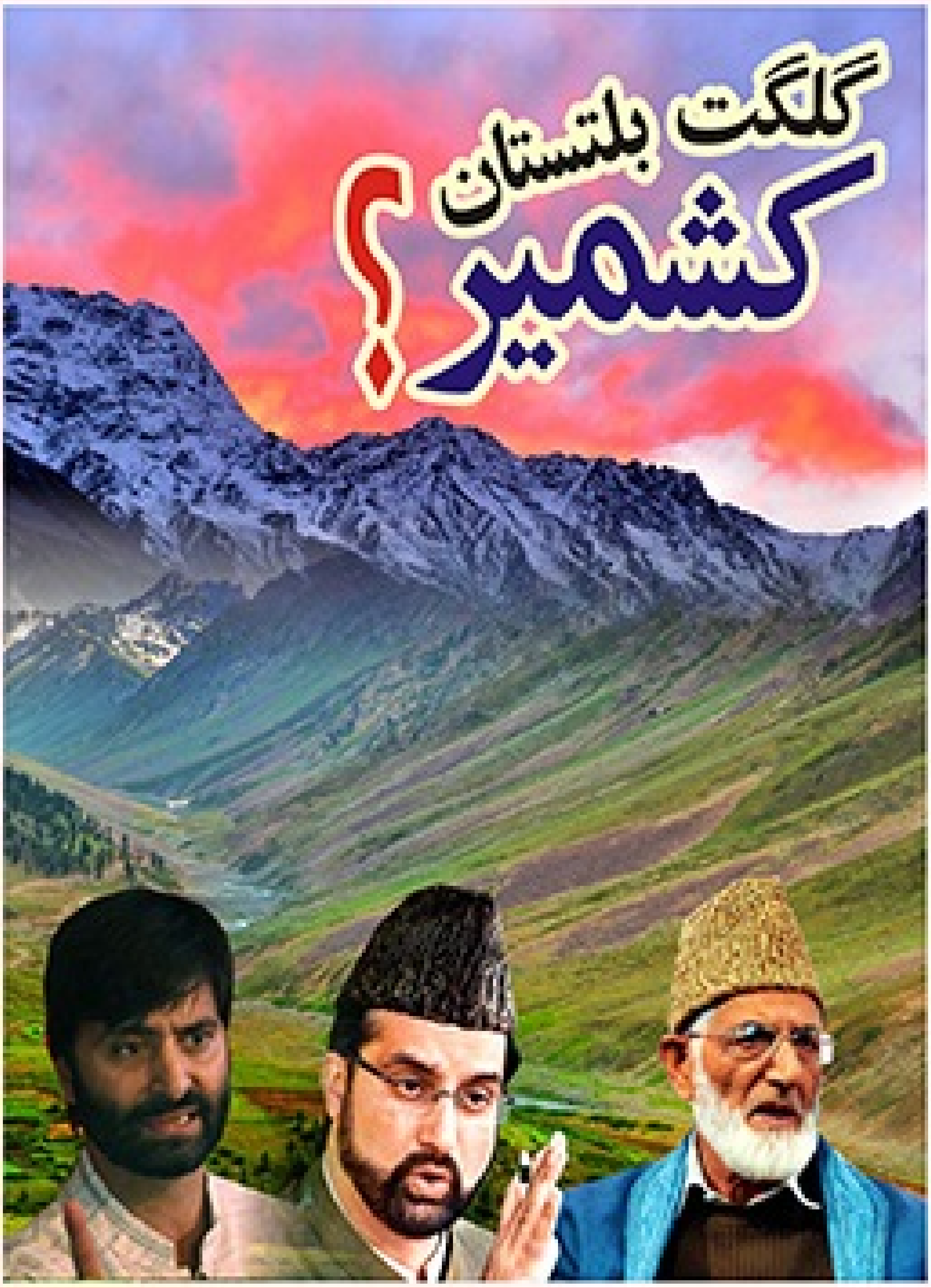

ہجری شمسی سال پر پیغام جاری ۵

صیہونی طاقتوں کی سازشیں اور مسلمان ۳

سید حسین بدرالدین الحوثی کون تھے؟ ۲

www.wilayattimes.com

بڑی شوق سے سن رہا تھا زمانہ تم ھی سو گئے داستان کہتے کہتے

وادی کشمیر کے نوجوان عالم دین سید مصطفیٰ الحسینی نہ رہے، مذہبی اور سیاسی جماعتوں کا خراج عقیدت پیش

سرینگر/وسیم رضا/

ریاست جموں وکشمیر کے نوجوان معروف عالم دین، بے مثال خطیب، اتحاد کے علمبردار اور امام جمعہ چھترگام حجۃ الاسلام والمسلمین سید مصطفیٰ حسینی مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ ولایت ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق وادی کشمیر کے وسطی ضلع بڈگام کے علاقہ چھترگام سے تعلق رکھنے والے 48 سالہ عالم دین حجۃ الاسلام والمسلمین آغا سید مصطفیٰ حسینی موسوی 14 مارچ 2017ء کو اس دار فانی سے انتقال کر گئے۔ مرحوم کا نماز جنازہ سینئر حریت رہنما و جموں کشمیر انجمن شرعی شیعیان کے صدر حجۃ الاسلام والمسلمین آغا سید حسن الموسوی الصفوی نے پڑھائی جس میں بھاری تعداد میں عوام نے شرکت کی۔ ان کے رسم قل بمطابق 17 مارچ 2017ء کو مرکزی تعزیتی مجلس آبائی علاقہ چھترگام میں منعقد ہوئی جبکہ وادی بھر کے مختلف مقامات پر قرآنی خوانی، مرثیہ خوانی اور فاتحہ خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔ مرحوم نے اپنی دینی تعلیم کا آغاز جامعہ علمیہ امام رضا (ع) کشمیر سے کیا اور پھر 12 سال ایران میں گذار کر جامعۃ المصطفیٰ حوزہ علمیہ قم سے عربی ادب فصاحت و بلاغت ،فقہ اسلامی، تفسیر، علوم قرآن، علم اخلاق، فلسفہ اسلامی، علم کلام اور تاریخ میں مہارت حاصل کی۔ مرحوم کے برادر اکبر ڈاکٹر سید حیدر کو شہید کیا گیا جس کی وجہ سے سید مصطفیٰ حسینی وادی واپس لوٹے اور تبلیغ دین میں مصروف ہو گئے۔ جموں کشمیر اہلبیتؑ فاؤنڈیشن سے بھی وابستہ تھے۔ مرحوم کی وفات پر وادی کشمیر کے دینی، سیاسی اور سماجی تنظیموں کے رہنماؤں نے سخت غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی دینی خدمات کو سراہا۔

سید مصطفی حسینی مخلص، شجاع اور مهربان عالم دین تھے: آیت الله مهدوی پور

برصغیر ہند کیلئے نمائندہ ولی فقیہ آیت اللہ مہدی مہدوی پور نے مرحوم کے انتقال پر تعزیتی پیغام جاری کیا جس کا متن قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔
جلیل القدر عالم دین حجۃ الاسلام والمسلمین سید مصطفیٰ حسینی موسوی کے انتقال پُر ملال کی شدید خبر سن کر مجھے شدید صدمہ پہنچا۔
مرحوم و مغفور نہایت ہی شفیق و مہربان، ہمدرد و مخلص اور اہلبیتؑ فاؤنڈیشن کے فعال و سرگرم اراکین میں سے تھے، امام خمینیؒ و مقام معظم رہبری آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای مدظلہ العالی کے افکار کا سختی سے دفاع کرنے والی شخصیات میں بھی شمار کئے جاتے ہیں اور آپ نے ہمیشہ ہی اتحاد و حیات کے تحفظ کیساتھ ہی مسلمانوں کے درمیان بیداری کیلئے ہمیشہ سرگرمی دکھائی۔
میں اس بزرگ عالم دین کی جانگذار رحلت پر حضرت ولی العصر (عج) اور کشمیر کے علمائے کرام، حوزات علمیہ اور علاقہ کے مومنین، ان کے لواحقین، اہلخانہ اور گرامی قدر صاحبزادے کو تعزیت اور ان کے پسماندگان کیلئے صبر جمیل اور اجر جزیل کی دعا اور آرزو کرتا ہوں۔

مرحوم کی رحلت ایك ناقابل تلافی نقصان
صدر جموں کشمیر انجمن شرعی شیعیان

سید مصطفیٰ موسوی کی وفات پر سینئر حریت رہنما و جموں کشمیر انجمن شرعی شیعیان کے صدر حجۃ الاسلام والمسلمین آغا سید حسن الموسوی الصفوی نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی گرانقدر دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم ایک باعمل اور تقویٰ شعار عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ اصلاح معاشرہ کے امورات میں خصوصی دلچسپی رکھنے والی شخصیت کے حامل تھے۔ آغا سید مصطفیٰ حسینی ایک دلسوز، غم خوار، خدا دوست عالم اور اتحاد بین المسلمین کے حامی تھے۔ مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے حوزات علمیہ جامعہ باب العلم میر گنڈ بڈگام اور مکتب الزہراؑ حسن آباد سرینگر میں مرحوم کے رسم قل تک متواتر قرآن خوانی اور فاتحہ خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔ مرحوم انجمن شرعی شیعیان کی طرف سے علاقہ چھترگام میں کافی مدت سے بحیثیت امام جمعہ مصروف خدمت دین رہے ہیں۔ مرحوم کی رحلت کو علاقہ چھترگام کیلئے ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے صدر انجمن نے کہا کہ ایک عالم دین کی وفات مسلمان معاشرے کیلئے حادثہ جانکاہ ہے۔ موجودہ مادیت کے دور میں ایک صاحب تقویٰ عالم دین کا جدا ہونا دین و شریعت کے تحفظ و ترویج کیلئے نقصان دہ ہے۔ مرحوم کے کردار و عمل کو سراہتے ہوئے آغا سید حسن نے کہا کہ مرحوم نے علاقہ چھترگام میں امر بالمعروف و شریعت شناسی کے حوالے سے ایک موثر کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم کی خدمات کو ہمیشہ یاد کیا جائے گا۔ ایک عالم دین مردہ معاشرے میں نئی روح پھونک دیتا ہے، رسول اکرم (ص) نے ایک باعمل عالم دین کی موت کو عالم کی موت قرار دیکر مسلمانوں کو علما کی اہمیت، ضرورت اور عظمت کو واضح کیا۔

مرحوم کے مشن کو اپنے دل وجان سے آگے بڑھایا جائیگا: چیرمین اهلبیتؑ فاونڈیشن

اہلبیتؑ فاؤنڈیشن کشمیر کے چیئرمین حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا غلام رسول نوری نے اپنے تعزیتی پیغام میں مرحوم کو شاندار خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ حجۃ الاسلام والمسلمین سید مصطفیٰ حسینی ایک دلسوز اور غم خوار عالم دین تھے جو متقی پرہیزگار اور خدا دوست عالم تھے، کبھی بھی باطل قوتوں کا ساتھ نہیں دیا وہ ہر طرح کی فرقہ واریت کے مخالف تھے اور ہمیشہ اتحاد اسلامی کے علمبردار تھے جبکہ طالب علموں کو ہمیشہ اتحاد کی ترغیب دیتے تھے۔ مرحوم کی اہم صفات میں ان کی سخاوت تھی ہمیشہ غریبوں کی دست گیری کرنے میں پیش پیش رہتے تھے۔ تبلیغ اسلام کی خاطر دور دراز علاقوں کا دورہ کر کے تبلیغ دین کی خدمات انجام دیتے رہے، ہمیشہ نہایت سادگی سے زندگی کی اور ہمیشہ سادہ رہنے کی تلقین کرتے تھے۔ وہ بلند پایہ افکار کے حامل عالم دین تھے۔ افسوس کہ موت نے انہیں فرصت نہ دی اور ہم ایک عظیم رہنما دوست اور بلند پایہ متقی مطیع ولایت عالم دین سے محروم ہوئے۔ اس عالم دین کی وفات پر اہلبیتؑ فاؤنڈیشن جموں وکشمیر مرحوم کے اہل وعیال، دوست و احباب، علماء کشمیر اور پوری قوم بالخصوص حضرت صاحب العصر (عج) اور رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کی خدمت میں تعزیت و تسلیت پیش کرتے ہیں اور مرحوم کے روح سے یہ عہد کرتے ہیں کہ ان کے مشن کو اپنے دل وجان سے آگے بڑھائیں گے۔

بے باك انقلابی عالم دین نه رهے
مجمع اسلامی کشمیر

مجمع اسلامی کشمیر نے اپنے تعزیتی پیغام میں مرحوم کو تحسین نذر کرتے ہوئے کہا کہ حجۃ الاسلام والمسلمین سید مصطفیٰ حسینی موسوی تقریبا بیس سال حوزہ ہائے علمیہ قم و کشمیر میں گذارنے کے بعد تبلیغ و ترویج دین میں مصروف ہوئے اور ہمیشہ حق و حقیقت کی تشہیر و تبلیغ میں نہایت بے باکی اور شجاعت کیساتھ ثابت قدم رہے۔ علماء کے درمیان اتحاد و یکجہتی آپ کا نصب العین تھا اور آپ اپنی آخری سانس تک اس کے لئے کوشاں رہے۔ اپنی مجالس، تقاریر اور گفتگو سے قوم میں پائے جانے والے خرافات اور خامیوں کو دور کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ مجمع اسلامی کشمیر، اس عظیم ہستی کے فراق میں سوگوار ہے اور اس غم میں آپ کے اہل خانہ کے برابر کے شریک ہیں۔

مرحوم آخری عمر تك حق کی ترویج میں مصروف رهے: جامعه امام رضا (ع) کشمیر

جامعہ علمیہ امام رضا (ع) گنڈحسی بٹ سرینگر کی جانب سے جاری تعزیتی پیغام میں مرحوم سید مصطفیٰ حسینی موسوی کی دینی خدمات کو سلام کا نذرانہ پیش کیا۔ حجۃ الاسلام والمسلمین آغا سید مصطفیٰ حسینی موسوی حدود بیس سال سے ترویج دین کے ساتھ ساتھ جوانوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف تھے۔ مرحوم نہایت ہی آزادانہ فکر کے مالک تھے۔

مرحوم نے پوری زندگی حکم الٰهی اور ملت اسلامیه کی خدمت میں صرف کی
پیروان ولایت

پیروان ولایت جموں وکشمیر کے سرپرست اعلیٰ مولانا سبط محمد شبیر قمی نے پرنم آنکھوں سے مرحوم کو خراج عقیدت ادا کیا اور کہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی خدمت میں دعا گو ہیں کہ اس عالم باعمل کو کروٹ کروٹ جنت نشینی عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم نے اپنی پوری زندگی حکم الٰہی اور ملت اسلامیہ کشمیر کے اتحاد و اتفاق اور اسلامی شعور و بیداری کیلئے صرف کی۔ مرحوم وہ باعمل عالم دین تھے جنہوں نے ہمیشہ عیش و عشرت کی فرمائشوں کو حقارت سے ٹھکرا کر ولایت کی پاسداری کی اور اپنی زندگی کے آخری لمحے تک ولایت کے پاسبان رہے۔

گلگت بلتستان کشمیر کا حصہ ہے اور پاکستان میں ضم کرنا تنازعہ کشمیر کو زک پہنچانا ہے

سید علی گیلانی، میر واعظ اور یٰسین ملک نے حکومت پاکستان کے مجوزہ فیصلے کی سخت مخالفت کی، بھارت کا جموں کشمیر سے متعلق دعویٰ سفید جھوٹ ہے

سرینگر/مشترکہ مزاحمتی قیادت نے 'آر پار پانچوں خطوں متنازعہ قرار دیتے ہوئے خبردار کیا کہ گلگت بلتستان کو پاکستان میں ضم کرنے سے مسئلہ کشمیر کو زک پہنچے گا۔ سید علی گیلانی، میر واعظ عمر فاروق اور محمد یاسین ملک نے مشترکہ بیان میں گلگت بلتستان کو پاکستان کا 5واں صوبہ قرار دینے کے منصوبے کی مخالفت کرتے ہوئے واضح کیا کہ جموں، کشمیر، لداخ، پاکستانی زیر انتظام کشمیر اور گلگت بلتستان ایک ہی جغرافیائی وحدت ہے اور اس پوری ریاست کے مستقبل کا حتمی تعین ہونا ابھی باقی ہے۔ کے این ایس کو موصولہ بیان کے مطابق مزاحمتی قائدین سید علی گیلانی، میر واعظ عمر فاوق اور محمد یٰسین ملک نے بھارت کے گلگت بلتستان پر تازہ دعوے کو یکسر مسترد کرتے ہوئے حکومت پاکستان کے اس خطے کو اپنا پانچواں صوبہ قرار دینے کے منصوبے کی بھی واضح الفاظ میں مخالفت کی ہے۔ کشمیری راہنماؤں نے کہا کہ جموں کشمیر، لداخ، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان ایک ہی جغرافیائی وحدت ہے اور اس پوری ریاست کے مستقبل کا حتمی تعین ہونا ابھی باقی ہے۔ جمعہ کے دن جاری ایک مشترکہ بیان میں کشمیری راہنماؤں نے کہا کہ پاکستان اگرچہ کشمیری قوم کے مطالبۂ حق خودارادیت کی بین الاقوامی فورموں پر حمایت کرتا رہا ہے، البتہ گلگت بلتستان کے موجودہ

اسٹیٹس (Status) میں کسی بھی قسم کی تبدیلی تنازعہ کشمیر کی ہیت اور حیثیت پر اثر انداز ہوگی اور کشمیریوں کی جدوجہد کولیکر اس کے منفی نتائج برآمد ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر ایک بین الاقوامی نوعیت کا حل طلب مسئلہ ہے اور عالمی برادری نے متعدد قراردادوں کے ذریعے اس خطے میں رائشماری کرانے کی وکالت اور حمایت کی ہے، تاکہ ریاست کے مستقبل کے تعین کے سلسلے میں یہاں کے لوگوں کی رائے معلوم کی جائے اور پھر اس کا احترام کیا جائے۔ کشمیری راہنماؤں کے مطابق جب تک یہ مرحلہ طے نہیں ہوتا اور جموں کشمیر، لداخ، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان میں ریفرنڈم کا انعقاد عمل میں نہیں آتا، بھارت یا پاکستان میں سے کوئی بھی اس کے کسی حصے کا اسٹیٹس (Status) تبدیل کرنے کا آئینی اور اخلاقی طور مجاز نہیں ہوسکتا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ پاکستانی وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف صاحب اُس دعوے کا ایفاء کریں گے، جس میں انہوں نے گلگت بلتستان کے موجودہ اسٹیٹس (Status) میں کوئی تبدیلی نہ لانے کی یقین دہانی کرائی تھی اور اس کو پاکستان کا پانچواں صوبہ بنانے سے گریز کرنے کی بات کہی تھی۔ گیلانی صاحب، میر واعظ اور یاسین صاحب نے گلگت بلتستان کے حوالے سے بھارتی حکمرانوں کے تازہ بیانات کو بھی یکسر مسترد کیا اور کہا کہ جموں کشمیر میں بھارت کی حیثیت ایک غاصب اور قابض قوت کی ہے اور کشمیری قوم کی غالب اکثریت اس کے جبری قبضے کے خلاف سراپا احتجاج اور برسر جدوجہد بھی ہے۔ بھارت کے جموں کشمیر اور گلگت بلتستان سے متعلق دعوے ہمالیہ جتنے بڑے جھوٹ ہیں اور ان کا حقیقت کے ساتھ دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ جموں کشمیر کی متنازعہ حیثیت کے پیش نظر گلگت بلتستان کو پاکستان میں ضم کرنے کے اقدام کو نقصان دہ قرار دیتے ہوئے ظفر اکبر بٹ نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے سیاسی مستقبل سے متعلق فیصلہ رائے شماری کے ذریعہ ہوگا وہی علاقائی بنیادوں پر اور جدا جدا موقعوں پر کوئی سیاسی فیصلہ تباہ کن ثابت ہوگا۔

حریت لیڈران جوانوں کے مزار بنا کے اپنے عالیشان بنگلے تعمیر کرتے ہیں/مظفر بیگ

سرینگر/ممبر پارلیمنٹ مظفر حسین بیگ نے ''الیکشن مخالف مزاحمتی لیڈران کو سخت ہدف تنقید'' بناتے ہوئے الزام لگایا کہ حریت لیڈروں نے نوجوانوں کے مزار بنا کر اپنے لئے عالیشان بنگلے تعمیر کیے۔ انہوں نے کہا کہ اگر میرے پاس حریت لیڈروں جیسی دولت ہوتی تو میں معصوم نوجوانوں کو پتھر بازی کیلئے نہیں کہتا۔ نمائندے کے مطابق پی ڈی پی کے نامزد امیدوار نذیر احمد خان کی جانب سے

سرینگر، بڈگام لوک سبھا نشست کیلئے ریٹائرنگ آفیسر کے پاس اپنے کاغذات نامزدگی جمع کرانے کے بعد پارٹی ہیڈ کوارٹر پر منعقدہ انتخابی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے پی ڈی پی سے وابستہ ممبر پارلیمنٹ اور سابق نائب وزیر اعلیٰ مظفر حسین بیگ نے کشمیری مزاحمت پسندوں کو سخت الفاظ میں ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ حریت لیڈروں نے نوجوانوں کی قبروں پر اپنے لئے بنگلے تعمیر کیے۔

لل دید اسپتال میں سیکورٹی گارڈز کی غنڈہ گردی پر عوام سراپا احتجاج

سرینگر/زنانہ اسپتال لل دید سرینگر میں اُسوقت سنسنی اور خوف ودہشت کا ماحول پھیل گیا جب پانچ سیکورٹی گارڈوں نے زچگی میں مبتلا خاتون کے شوہر کی ہڈی پسلی ایک کردی۔ اسپتال میں موجود بیماروں اور تیمارداروں نے سیکورٹی گارڈوں اور اسپتال عملے کے خلاف احتجاجی مظاہرے کرتے ہوئے کہا کہ سیکورٹی گارڈ آئے روز غنڈہ گردی کا مظاہرہ کررہے ہیں۔ اس دوران سپر انٹنڈنٹ اپنے کمرے سے باہر آئے اور لوگوں کو یقین دلایا کہ معاملے کی تحقیقات کی جائے گی۔ جے کے این ایس نمائندے کے مطابق ناڑی بل بارہ مولہ سے تعلق رکھنے والی خاتون جو کہ دردزہ میں مبتلا تھی کے شوہر کو لل دید اسپتال میں پانچ سیکورٹی گارڈوں نے ہڈی پسلی ایک کردی۔

امت اسلامی کی دینی کانفرنس پر پولیس کی قدغن

سرینگر/پولیس نے امت اسلامی کی دینی کانفرنس پر قدغن لگا کر لوگوں کو کانفرنس میں جانے کی اجازت نہیں دی۔ کے این ایس کو موصولہ ایک تحریری بیان کے مطابق اتوار کو پولیس نے کوکرناگ میں امت اسلامی کی دینی کانفرن پہ قدغن لگاتے ہوئے لوگوں کو کانفرنس میں جانے کی اجازت نہیں دی۔ اتوار صبح سے ہی پولیس کی بھاری تعداد نے مقام کانفرنس کو گھیر لیا جس کے بعد لوگوں کی آمد ورفت پہ پابندیاں عائد کی گئیں۔ کانفرنس کی قیادت میر واعظ جنوبی کشمیر قاضی احمد یاسر کرنے والے تھے اور ان کے علاوہ وادی کشمیر کے کئی نامور عالم بھی شرکت کرنے والے تھے۔ امت اسلامی نے دینی کانفرنس پر پولیسی قدغنوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اب صحافیوں پر لاٹھیاں برسانے کے بعد اب ہمارے دینی معاملات میں پولیس کی دخل اندازی دن بدن زیادہ ہوتی جارہی ہے۔ کسی بھی مہذب سماج یا قوم میں دینی آزادی کو چھین لینا قابل تشویش اور قابل مذمت ہے۔ میر واعظ قاضی یاسر نے کہا کہ امت اسلامی کی دینی سیاسی سماجی کارکردگیوں پر اس سے پہلے بھی بہت بار قدغنیں لگائی گئی ہیں اور آج کا واقعہ اس بات کی چشم کشا ہے کہ حکومت وقت یہاں یوگی ادیتا ناتھ جیسے لوگوں کی نمائندگی کرتی ہے اور انہیں کا سیاسی مشن کشمیر میں چلانا چاہتے ہیں۔

صیہونی طاقتوں نے مسلمانوں کو پست کرنے کیلئے سازشیں رچیں اور ہم آسانی سے شکار بھی بن گئے

نفاذ یکسا سول کوڈ اور مذہبی معاملات میں دخل اندازی نا قابل برداشت/ڈاکٹر فاروق

سرینگر/یکساں سول کوڈ نافذ کرنے کی مخالفت کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا ہے کہ صیہونی طاقتوں نے اپنے ناپاک عزائم اور مسلمانوں کو پست کرنے کیلئے سازشیں رچیں اور ہم مسلمان ان سازشوں کا آسانی سے شکار بن گئے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے الزام میں مسلمانوں کو سلاخوں کے پیچھے دھکیلا جارہا ہے اور مذہبی معاملات میں دخل اندازی کی جارہی ہے۔ نیشنل کانفرنس ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے اتوار کو محلہ مخدوم صاحب میں حضرت سلطان العارفین کمیونٹی ہال میں لوگوں کے ساتھ تبادلہ خیالات کرتے ہوئے کہا آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں کے عائلی قوانین میں دخل اندازی کی کوشش کی جارہی ہے، طلاق ثلاثہ کا بہانہ بنا کر یکساں سول کوڈ نافذ کرنے کی باتیں کی جارہی ہیں، دہشت گردی کے الزام میں مسلمانوں کو سلاخوں کے پیچھے دھکیلا جارہا ہے اور مذہبی معاملات میں دخل اندازی کی جارہی ہے۔ آخر ایسا کیوں ہورہا ہے؟ پوری دنیا میں مسلمان کیوں مارا مارا پھر رہا ہے؟ اس سب کا قصوروار اور کوئی نہیں بلکہ خود ہم ہیں، مسلمانوں میں آپسی اتحاد واتفاق کا فقدان ہے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ قوموں کے عروج وزوال، سربلندی، ترقی وتنزلی، خوش حالی وفارغ البالی اور بدحالی میں اتحاد واتفاق کا ہونا اور نہ ہونا کلیدی رول ادا کرتے ہیں۔ آج دنیا میں ملت اسلامیہ پریشانِ حال اور مشکلات سے دوچار ہے، جس کی سب سے بڑی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں جذبہ اخوت، ہمدردی، آپسی سوجھ بوجھ، اتحاد واتفاق کا فقدان ہے۔ جب تک اُمت مسلمانوں متحد تھی تب تک ہر ایک مسلم مملکت خوشحال اور ترقی یافتہ تھی۔

CMYK

یمنی سید حسین بدر الدین الحوثی کون تھے؟

سید بدر الدین الحوثی ایک مستقل شخصیت کا نام ہے۔ ان کے نظریات کا عالم اسلام کے کسی اور خطے میں پایا جانا کوئی اچھنبے کی بات نہیں۔ ہر وہ قوم اور شخص جو پیغام قرآن کو اس کے حقیقی معنی میں پڑھے گا اور اس پر عمل کرے گی، اس کے نظریات ویسے ہی ہوں گے جیسے سید حسین بدر الدین الحوثی کے تھے۔

تعارف: سید حسین بدرالدین الحوثی یمنی محورمقاومت،انصاراللہ" کے بانی ہیں۔

پیدائش: ماہ شعبان 1379ھ بمطابق 1959ء

مقام پیدائش: یمنی صوبہ صعدہ کا علاقہ الرویس۔

وفات: سال 2004ء میں صوبہ صعدہ یمن میں شہید ہوئے۔

والد کانام: سید بدرالدین بن امیرالدین الحوثی

بھائیوں کے نام: عبدالملک بن بدرالدین الحوثی (انصاالله کے حالیہ قائد)، یحیٰی بن بدرالدین الحوثی۔

عملی زندگی:

تعلیم: سید حسین بدرالدین الحوثی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد بدرالدین الحوثی اور دیگر علماء دین کے ہاتھوں ہوئی جبکہ دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کیلئے سید حسین بدر الدین الحوثی کو صعدہ کے ایک سکول میں داخل کیا گیا۔ انٹرمیڈیٹ مکمل کرنے کے بعد سید حسین بدرالدین الحوثی نے صنعاء یونیورسٹی کی شریعت کالج میں داخلہ لیا جہاں سے انہوں نے بیچلر کی سند حاصل کی۔

بیرون یمن: سید حسین بدرالحوثی نے بہت سے عرب اور اسلامی ممالک میں وقت گزارا ہے جن میں ایران، لبنان اور سوڈان قابل ذکر ہیں جہاں انہوں نے اسکا کرش پرام درمان یونیورسٹی سے ماسٹر کی سند حاصل کرنے گئے تھے۔

1987ء: سید حسین بدرالدین الحوثی صعدہ خمیس مران نامی سکول میں ٹیچر کے فرائض کے انجام دینا شروع کیا۔

1993ء: سید حسین بدرالدین الحوثی سیاست میں قدم رکھتے ہوئے صعدہ کی نشست سے یمنی پارلیمنٹ کے رکن منتخب ہوتے ہیں اُس وقت وہ یمن کی (الحق) پارٹی کے رکن ہوا کرتے تھے جسے انہوں نے دیگر ساتھیوں کیساتھ ملکر تشکیل دیا تھا۔

1997ء: سید حسین بدرالدین الحوثی انتخابات میں حصہ نہیں لیتے جبکہ ان کے بھائی یحیٰی بدرالدین الحوثی انتخابات میں "عوام کانفرنس" پارٹی کے ٹکٹ پر کامیاب ہوتے ہوئے رکن پارلیمنٹ بن جاتے ہیں۔ اسی دوران سید حسین بدرالدین الحوثی "الشباب المومن" (بعد میں انصاراللہ) نامی تحریک کی بنیاد رکھتے ہیں اور اپنے علاقے میں اسلامی ثقافت وتعلیم کو پھیلانے اور معاشرے کی اصلاح کا کام شروع کر دیتے ہیں۔

سید حسین بدرالدین الحوثی شروع سے ہی استعماری طاقتوں اور ان طاقتوں کے اتحادی مسلم اور عرب حکمرانوں کے مخالف تھے اور ہمیشہ سے ان حکمرانوں کو امریکہ، اسرائیل اور یورپی ممالک سے بچنے کیلئے نصیحت کرتے رہتے تھے۔ سید حسین بدرالدین الحوثی اور اس وقت کے یمنی صدر علی عبداللہ صالح کے درمیان کافی کشیدگی پائی جاتی تھی جس وجہ صالح کا امریکہ اور سعودی عرب کے طرف جھکاؤ تھا۔ سید حسین بدرالدین الحوثی کی آوازحق کو دبانے کیلئے یمنی افواج نے متعدد بار حوثیوں کے خلاف جنگیں کیں۔

سید حسین بدرالدین الحوثی عالم اسلام کی تاریخ اور اس کے مسائل کا گہرا مطالعہ رکھتے تھے، وہ عالم اسلام کے مسائل اور یمن کے داخلی مسائل سب سے واقف تھے۔ ان کا خطاب قرآن کی آیات پر مشتمل ہوتا تھا۔ وہ آیات قرآنی کو عالم اسلام کے موجودہ حالات سے مطابقت دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہمارے مسائل کا حل قرآن پڑھنے میں نہیں بلکہ اس پر عمل کرنے میں ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر یہ قرآن چودہ سو سال پہلے کے عرب معاشرے کے اندر حرکت پیدا کرسکتا ہے تو ہمارے اندر یہ حرکت کیوں پیدا نہیں کرتا۔ ہمیں اپنے دشمن کا درست اندازہ لگانے کی ضرورت ہے۔ وہ اپنے خطابات میں صہیونی ریاست اور اس کے منصوبوں کی جانب بار بار اشارہ کرتے تھے اور بتاتے تھے کہ قرآن کریم ہمیں یہود سے کیسا رویہ رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ وہ عرب حکمرانوں کو بھی کہتے تھے کہ قرآن تمہیں جس چیز سے منع کرتا ہے، تم عملی طور پر وہی کام کررہے ہو۔

نوجوانوں سے مخاطب ہوکر کہتے تھےکہ امام حسینؑ فرماتے تھے کہ "ذلت ہم سے دور ہے۔" آج یمن کے ہر جوان کی زبان پر یہ نعرہ گونجتا ہے کہ **ھیھات من الذلہ** یمنی نوجوان جب یہ نعرہ بلند کرتا ہے تو وہ اس کا گہرا ادراک رکھتا ہے۔ اس نے اپنے قائد کو اس راہ میں جان قربان کرتے دیکھا ہے۔ انصاراللہ سید حسین بدر الدین الحوثی کے تیار کردہ نوجوانوں کی تحریک ہے، جن کے ذہن فکر قرآنی سے منور ہیں۔ سید کے جملے آج لوگوں کی زبانوں پر ہیں اور عالم اسلام میں ہونے والے واقعات اور ان میں مغرب کی دخالت سید کے جملوں پر دلیل ہے۔ یمن کے نوجوان جب لیبیا، شام، عراق، افغانستان، مصر، تیونس کے حالات کو دیکھتے ہیں تو انہیں سید حسین بدرالدین کے الفاظ یاد آتے ہیں کہ سید فرماتے تھے، اصل ارباب یا دہشتگرد یہ ہیں، جنھوں نے پوری دنیا میں آگ لگائی ہوئی ہے۔ یہ منبع ارباب ہیں، یہ منبع فساد ہیں، انھوں نے اللہ کی مخلوق پر ظلم کیا ہے۔ انھوں نے ان کی معیشت، سیاست، اخلاق اور کردار کو تباہ کیا ہے۔ عربوں کو امت قرآن ہونے کے ناطے ان کے خلاف قیام کرنا ہے۔

سید حسین بدرالدین الحوثی ایک مستقل شخصیت کا نام ہے۔ سید حسین کے نظریات کا عالم اسلام کے کسی اور خطے میں پایا جانا کوئی اچھنبے کی بات نہیں۔ ہر وہ قوم اور شخص جو پیغام قرآن کو اس کے حقیقی معنی میں پڑھے گا اور اس پر عمل کرے گی، اس کے نظریات ویسے ہی ہوں گے جیسے سید حسین بدر الدین الحوثی کے تھے۔ اس سے فرق نہیں پڑتا کہ کون پہلے تھا اور کون بعد میں۔ سید حسین بدرالدین الحوثی کا پیغام آج یمن میں گونج رہا ہے۔ علی عبداللہ صالح کی استبدادی حکومت کے خاتمے کے بعد آج کا یمن ایک آزاد اور خود مختار عرب ریاست کی جانب گامزن ہے۔ جہاں تک فرقہ وارانہ جنگ کا سوال ہے تو یہ نظریہ ایک مخصوص فکری وابستگی کے سوا کچھ نہیں۔

سید حسین بدرالدین الحوثی اور ان کی تنظیم انصاراللہ اگر شیعہ ہے، جو کہ نہیں ہے، تو علی عبداللہ صالح کونسا سنی تھا۔ ان دونوں کا فقہی اور عقیدتی مسلک ایک ہی تھا، تاہم ان کی افکار مختلف تھیں۔ سعودیہ کے حاکم علی عبداللہ صالح کے سب سے بڑے حامی تھے اور سید حسین بدرالدین الحوثی کے سب سے بڑے مخالف۔ حماس کا مسلک مالکی ہے، اگر یہ مسلکی جنگ ہے تو ایران کو کبھی بھی غیر مسلک کا ساتھ نہیں دینا چاہیے، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ سعودیہ حماس کو دہشت گرد کہتا ہے اور ایران اس کی مدد کرتا ہے۔ سوڈان اور الجزائر کی تحریکیں شیعہ تحریکیں نہ تھیں، اس کے باوجود ان تحریکوں کو عرب حکمرانوں کی جانب سے مخالفت کا سامنا ہوا جبکہ ایران نے ان تحریکوں کی حمایت کی۔ دور کیوں جاتے ہیں مصر میں اخوان کی حکومت شیعہ حکومت نہ تھی، اس کے باوجود سعودیہ اور دیگر عرب حکمرانوں نے اس کے خاتمے کے لئے بھرپور کردار ادا کیا جبکہ ایران اس کا حامی تھا۔ مسئلہ اگر شیعہ سنی کا ہی تھا تو سعودیہ موجودہ ایرانی حکومت کی طرح شاہ ایران کی بھی مخالفت کرتا اور اس کے خلاف بھی اعلان جنگ کرتا۔ لہذا مسئلہ شیعہ سنی کا نہیں بلکہ حق و باطل کا ہے۔ اگر ہم عالم اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ان مسائل کو عینکیں اتار کر دیکھنا ہوگا۔

2004ء سید حسین بدرالدین الحوثی نے مرگ بر امریکہ، مرگ بر اسرائیل اور اسرائیل پر لعنت کا نعرہ لگایا جس کے ساتھ حوثیوں اور سکیورٹی فورس کے درمیان کشیدگی بڑھتی گئی اور خون ریزی میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور بالآخر سید حسین بدر الدین الحوثی کی یمنی افواج کے ہاتھوں شہادت واقع ہوجاتی ہے اور یمنی افواج ان کا جسد خاکی اپنے قبضے میں لے لیتی ہے۔ سید حسین بدرالدین الحوثی کی شہادت کے بعد ان کے چھوٹے بھائی سید عبدالملک بدرالدین الحوثی ان کی جگہ لیتے ہوئے جدوجہد جاری رکھتے ہیں۔

2013ء یمنی حکومت باقاعدہ طور پر اس بات کا اعتراف کرتی ہے کہ حوثیوں کے خلاف علی عبداللہ صالح کے دور میں ہونے والی جنگیں ظالمانہ تھیں۔ یہی نہیں بلکہ یمنی حکومت حوثیوں سے معذرت کرتے ہوئے سید حسین بدرالدین الحوثی کا جسد خاکی حوثیوں کے حوالے کردیتی ہے۔ **(ولایت ٹائمز ڈاٹ کام)**

نیا سال استقامتی معیشت، قومی پیداوار اور روزگار کے مواقع کی فراہمی کا سال مقرر

نئے ھجری شمسی سال کے آغاز پر رہبر انقلاب اسلامی کا پیغام

تہران/ رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمٰی سید علی خامنہ ای نے نئے ہجری شمسی سال کے آغاز کی مناسبت سے اپنے پیغام نوروز میں ایرانی قوم اور دنیا کی تمام مسلم اقوام کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ سال کو ایران اور ایرانی قوم کے لئے عزت و وقار اور امن و آشتی کا سال تھا۔ رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمٰی سید علی خامنہ ای نے یوم ولادت حضرت فاطمہ زہرا صدیقہ کبری سلام اللہ علیہا اور عید نوروز کی ایران کی عظیم قوم، ملک کے نوجوانوں، عوام کے سبھی طبقات، خاص طور پر شہیدوں اور ملک کے دفاع میں جانبازی اور جاں نثاری کرنے والے مجاہدین کے اہل خانہ اور اسی طرح ان تمام اقوام کو بھی مبارکباد پیش کی کہ جو نوروز سے واقف ہیں اور عید نوروز مناتی ہیں۔ رہبر انقلاب اسلامی نے گزشتہ ہجری شمسی سال کو ایرانی قوم کے لئے خوشی و غم، تلخی اور شیرینی دونوں کا حامل قرار دیا۔ آپ نے فرمایا کہ گزشتہ ہجری شمسی سال ایران اور ایرانی قوم کے لئے عزت و سربلندی کا سال رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا میں ہر جگہ ہمارے دشمنوں نے ایرانی قوم کی طاقت و توانائی اور عظمت کا اعتراف کیا۔ رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمٰی سید علی خامنہ ای نے فرمایا کہ امریکا کے صدر نے اسلامی جمہوریہ ایران کی جو بے احترامی کی، عوام نے بائیس بہمن (گیارہ فروری) یوم آزادی کے جلوسوں میں اپنی پر جوش و خروش شرکت سے، حمیت و غیرت کے ساتھ اس کا جواب دیا۔ رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمٰی سید علی خامنہ ای نے اپنے پیغام نوروز میں فرمایا کہ رمضان المبارک (کے جمع؟ الوداع)، یوم القدس کے موقع پر، عوام کے عظیم الشان اجتماع نے اس ملک کے تشخص اور اہداف کو پوری دنیا پر واضح کر دیا۔ آیت اللہ العظمٰی سید علی خامنہ ای نے اپنے پیغام نوروز میں فرمایا کہ علاقے کے پر تلاطم ماحول بلکہ بین الاقوامی بحرانی حالات میں، ملک میں پایا جانے والا امن و امان ایرانی قوم کے لئے ایک بہت بڑا اور عظیم امتیاز ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آج ہمارے اطراف میں مشرق، جنوب مشرق سے لے کر شمال مغرب تک، سبھی ممالک بدامنی سے دوچار ہیں، پورا علاقہ بدامنی کا شکار ہے، لیکن پورے سال ایران میں پائیدار امن و سلامتی رہی ہے۔ آیت اللہ العظمٰی سید علی خامنہ ای نے فرمایا کہ پورے ملک میں ہزاروں نوجوانوں کی علمی، سائنسی، ثقافتی، کھیل کود سے متعلق اور پیداواری سرگرمیاں، ان کے نئے کام اور نئی ایجادات گزشتہ سال کے دوران ایران اور ایرانی قوم کی اہم کامیابیوں اور مثبت پہلوؤں میں شامل ہیں۔

آپ نے گزشتہ ہجری شمسی سال کے دوران جاری پر جوش اور مفید دینی سرگرمیوں آئمہ اطہار علیہم السلام کی تعلیمات کو عام کرنے کے اقدامات،، اعتکاف، عبادات، عاشورائے حسینی کے اجتماعات اور اربعین حسینی کے عظیم الشان پیدل مارچ کو ملک اور قوم کے لئے باعث افتخار مومنانہ اقدامات میں شمار کیا۔

پردہ اور لباس کا انتخاب خواتین کا حق ہے/ برطانوی وزیر اعظم

لندن/ نیوز نور/ برطانوی وزیر اعظم نے یورپی یونین کی عدالت کی جانب سے حجاب پر پابندی کے فیصلے پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پردہ اور لباس کا انتخاب خواتین کا حق ہے۔ برطانوی وزیر اعظم "ٹریزامے" نے یورپی یونین کی عدالت کی جانب سے حجاب پر پابندی کے فیصلے پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کیا پہنیں اور کیا نہ پہنیں یہ بتانا حکومت کا کام نہیں ہے بلکہ لوگوں کو اظہار رائے کی آزادی ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا یہ کام نہیں ہے اور نہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو بتائے کہ انہیں کیا پہننا چاہیے اور کیا نہیں پہننا چاہیے اور خاص کر خواتین کیا پہنیں گی اس بات کا فیصلہ کرنا حکومت کا کام نہیں کیونکہ پردہ اور لباس کا انتخاب خواتین کا حق ہے۔ واضح رہے کہ یورپی عدالت نے خواتین کے حجاب پہننے پر پابندی کے حق میں فیصلہ دیا۔

صدر ٹرمپ مسلمانوں کا بہترین دوست: سعودی وزیر دفاع

واشنگٹن/ سعودی عرب کے امریکہ نواز بادشاہ ملک سلمان کے بیٹے، ولی عہد اور وزیر دفاع نے امریکی نسل پرست صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ وائٹ ہاؤس میں ملاقات میں اسے مسلمانوں کا بہترین دوست قرار دیا ہے۔ "ابنا" کی رپورٹ کے مطابق سعودی عرب کے امریکہ نواز بادشاہ ملک سلمان کے بیٹے، ولیعہد اور وزیر دفاع نے امریکی نسل پرست صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ وائٹ ہاؤس میں ملاقات میں اسے مسلمانوں کا بہترین دوست قرار دیا ہے۔ امریکہ نواز سعودی فرمانروا شاہ سلمان کے بیٹے، وزیر دفاع اور ولی عہد محمد بن سلمان اور نئے امریکی صدر کی یہ پہلی ملاقات ہے، ملاقات میں دونوں رہنماؤں کے درمیان باہمی امور سے متعلق گفتگو ہوئی۔ محمد بن سلمان نے کہا کہ میں نے صدر ٹرمپ کو مسلمانوں کا حامی پایا ہے اور اخبارات اور ذرائع ابلاغ ٹرمپ کے بارے میں مبالغہ آرائی کر رہے ہیں۔ سعودی عرب کے ولیعہد نے کہا کہ ٹرمپ مسلمانوں کے بہترین دوست ہیں۔ جبکہ امریکی صدر ٹرمپ بارہا اپنی تقریروں میں مسلمانوں کے خلاف کئی بار زہر اگل چکے ہیں اب معلوم نہیں کہ سعودی ولی عہد کے نزدیک وہ کونسے مسلمانوں کے بہترین دوست ہیں۔

ٹرمپ انتظامیہ امریکا میں بدترین مالیاتی بحران کی وجہ بنے گی/ نوم چومسکی

واشنگٹن/ ایک مشہور امریکی دانشور نے خبردار کیا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ کی پالیسیاں امریکا میں سنگین مالی بحران کی وجہ بن سکتی ہیں اور اس کا سارا خمیازہ امریکی ٹیکس دہندگان کو بھگتنا پڑے گا جبکہ سرمایہ دار امریکی طبقہ اس بحران سے مزید مالدار ہو جائے گا۔ "نیوز نور" کے مطابق الٹرنیٹ کے ساتھ انٹرویو میں مشہور امریکی دانشور نوم چومسکی نے کہا کہ ٹرمپ کو "اسٹیبلشمنٹ مخالف" قرار دینا کسی مذاق سے کم نہیں کیونکہ انہوں نے اب تک اہم سرکاری عہدوں پر وہی لوگ تعینات کیے ہیں جو اسٹیبلشمنٹ کے نمائندے ہیں جبکہ ٹرمپ کی معاشی پالیسیوں میں بھی سرمایہ داروں کے لیے زیادہ سہولیات اور کم تر قانونی ذمہ داریاں عائد کرنے کا رجحان نمایاں ہے۔ چومسکی نے ٹرمپ انتظامیہ میں شامل بعض بڑے ناموں کا حوالے دیتے ہوئے کہا کہ ان کی کابینہ میں ارب پتی طبقے، بڑے مالیاتی اداروں اور فوج سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں جبکہ امریکی اسٹاک مارکیٹوں پر نظر ڈالی جائے تو ٹرمپ کے نام نہاد 'اسٹیبلشمنٹ مخالف' ہونے کا پول بھی کھل جاتا ہے۔ انہوں نےکہا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے صدر منتخب ہونے کے فوراً بعد سے امریکی اسٹاک مارکیٹیں ا؟سمانوں کو چھو رہی ہیں کیونکہ سرمایہ کاروں کو خوشی ہے کہ ٹرمپ دور حکومت میں ان کے لیے سرکاری قوانین، ضابطوں اور ٹیکسوں کا اطلاق بہت کم ہوجائے گا اور وہ پوری ا؟زادی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ منافع کما سکیں گے۔

2016ء شامی بچوں کے لئے مہلک اور تباہ کن رہا

جینوا/ اقوام متحدہ میں بچوں کی تعلیم اور صحت کے عالمی ادارے یونیسف نے کہا ہے کہ شام میں گزشتہ برسوں کے مقابلے میں 2016 میں بچوں کی ریکارڈ اموات ہوئی ہیں اور سب سے زیادہ بچے اسی سال زخمی بھی ہوئے ہیں۔ شام پر 80 ممالک کے وہابی دہشت گردوں نے سعودی عرب اور ترکی کی مدد سے جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ شام پر 80 ممالک کے وہابی دہشت گردوں نے سعودی عرب اور ترکی کی مدد سے جنگ چھیڑ رکھی ہے۔

امریکہ عالم اسلام کا ازلی دشمن ہے: علامہ راجہ ناصر عباس

اسلام آباد/ یہود و نصاریٰ کے لیے آل سعود کی ہمدردی نے مسلمانوں کو ہمیشہ شدید ترین نقصان پہنچایا ہے۔ امریکہ عالم اسلام کا ازلی دشمن ہے۔ اسلام آباد مجلس وحدت مسلمین پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل علامہ راجہ ناصر عباس جعفری نے سعودی عرب کے نائب ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کی طرف سے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو مسلمانوں کا سچا دوست قرار دینے کے بیان پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ عالم اسلام کے خلاف شدید رجحانات رکھنے والی متعصب شخصیت کو مسلمانوں کا دوست قرار دینا مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کے مترادف ہے۔

آئیڈیل خاتون معاشرے کی ناقابل انکار ضرورت

جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیھا کی زندگی نہ فقط صنف خواتین بلکہ پوری انسانیت کے کیلئے بہترین نمونہ و کامیاب نسخہ ہے

از قلم: بشیر احمد بٹ

اس بات سے قطعی انکار کی گنجایش نہیں کہ انسان کی نشونما اور زمانے کی ترقی کے ساتھ ساتھ اسکی کی ضرورتیں اور احتیاجات بھی تغیر پا لیتے ہیں۔اگر یہ تبدیلی نہ ہوتی تو کسی بھی طرح کی ترقی کا امکان بھی وجود میں نہ ہوتا چونکہ انسان طبیعی طور سے معاشرتی اور اجتماعی ہے اسی لئے اپنی شخصی اور فردی زندگی کے علاوہ معاشرتی زندگی میں بھی آگے بڑھنا چاہتا ہے اس سلسلے میں اپنی ذاتی صلاحیتوں کے علاوہ دوسروں کے تجربوں اور روزمرہ کے ایسے سارے وسائل اور ابزار کا سہارا لیتا ہے جو اسے جلد از جلد اپنے منزل مقصود سے ہمکنار کرا سکتے ہوں انہی میں سے ایک ناقابل انکار حقیقت آئیڈیل، ماڈل یا اسوہ ہے جسکے نقش قدم پر چل کر انسان اپنی زندگی کے مختلف جوانب اور میادین میں رشد و ترقی کی راہوں کو طے کرتا ہے۔بعض افراد غیر شعوری اور بعض شعوری طور پر اپنی زندگی میں اس ضرورت کو محسوس کرتے ہیں اور یہ ایک ایسی ضرورت ہے جس میں نہ عمر کا لحاظ ہوتا ہے اور نا ہی کسی اور چیز کا بلکہ انسان اپنے آئیڈیل کی کامیاب زندگی کے اصولوں کی پیروی کرکے اپنی زندگی کو کامیاب بنانا چاہتا ہے لہذا بچے، بوڑھے، خواتین و مرد، بیسواد، باسواد سب کے سب اپنی زندگی میں ایک ایسے آئیڈیل کی تلاش میں ہوتے ہیں جسے وہ اپنی زندگی کے تمام میدان میں نمونہ عمل بنا سکیں۔پس دوسرے لفظوں میں اگر اسے فطری ضرورت کا نام دیا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔

جی ہاں دینی اور مذہبی تعلیمات کی رو سے بھی اگر دیکھا جائے تو اس ضرورت پر نہ صرف تاکید ہوئی ہے بلکہ دینی اور اسلامی آئیڈیل اور اسوہ حسنہ کے نقش قدم پر فکری اور عملی میدان میں چلنے پر بھی بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔

قرآنی آیات اور اسلامی روایات کی رو سے زندگی میں آئیڈیل اپنانے پر بہت تاکید ہوئی ہے۔قرآن کریم نے انسان کے واسطے مثبت اور منفی آئیڈیل کا تعارف بھی کرایا ہے اور مثبت آئیڈیل کو اسطرح سے پیش کیا گویا تمام اعصار میں تمام نسلوں کے واسطے قابل اعتماد اور قابل عمل ہو سکتا ہے۔مثال کے طور پر پیغمبر اسلام (ص) کو صاحبان ایمان کے واسطے اسوہ حسنہ اور ماڈل قرار دیا ہے۔

"لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ لم کان یرجو اللہ والیوم الآخر۔(احزاب 21)"

"تم میں سے رسول (ص) کی زندگی میں اسکے لئے بہترین نمونہ عمل ہے جو بھی خدا اور آخرت سے امید لگائے ہوئے ہے"

اسی طرح حضرت ابراہیم اور آپکے ساتھ ندائے توحید اور وحدانیت کو فروغ بخشنے والوں کو مسلمانوں کے واسطے نمونہ عمل اور ماڈل کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔

"قد کانت لکم اسوۃ حسنہ فی ابراہیم والذین معہ۔۔۔(ممتحنہ 4)"

"بیشک حضرت ابراہیم اور آپکے ساتھیوں کی زندگی میں تمہارے لئے نمونہ عمل ہے"

اور سورہ تحریم کی آخری تین آیتوں میں دو طرح کے منفی اور مثبت آئیڈل پیش کئے ہیں اور اتفاق کی بات یہ ہے کہ منفی آئیڈیل (حضرت لوط اور نوح کی بیویاں) کو کفار اور غیر مسلموں کے واسطے اور مثبت آئیڈیل (حضرت آسیہ اور حضرت مریم) کو سارے مومن خواتین و مرد کے واسطے پیش کے گیا۔

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ ﴿۱۰﴾ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۱۱﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ﴿۱۲﴾

پس فردی اور معاشرتی سطح پر ایک اچھے اور مثبت آئیڈیل کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔اور عقلی و شرعی اعتبار سے ایک آئیڈیل ہماری زندگی میں مؤثر کردار اپناتا ہے۔

یہ مضمون چونکہ معاشرے کی ایسی صنف کے آئیڈیل کی ضرورت کے پہلو پر روشنی ڈالے گا جسکا انسانی اور مثالی معاشرہ بنانے میں ایک اہم کردار ہے اگر کہا جائے کہ مرد سے بھی زیادہ اسی صنف کی وجہ سے معاشرے کی ترقی اور پسماندگی کا دارومدار ہوتا ہے تو کوئی بیہودہ بات نہیں کہی۔جی ہاں یہ صنف خواتین ہے بقول امام خمینیؒ: انسان عورت کی گود سے معراج پر فائز ہوجاتا ہے۔یہ اس کائنات کی وہ بہترین مخلوق ہے جس کے وجود کے بغیر معاشرہ ناقص اور عیب دار ہے جس کی وجہ سے کائنات کا حسن، دلکشی اور رنگینیت برقرار ہے۔بقول علامہ اقبال:

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوز دروں
شرف میں بڑھ کے ثریا سے مشت خاک اسکی
کہ ہر شرف ہے اسی درج کا در مکنوں
مکالمات فلاطون نہ لکھ سکی لیکن
اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرار افلاطون

لیکن عصر حاضر...

عصر حاضر کا انسان ہر طرح کی حیرانی اور پریشانی میں مبتلا ہے۔ہمارے معاشرے کی نئی نسل روز بروز فساد اور لاابالی گری کے دلدل میں دھنس چکی ہے آج کے انسان کی زندگی کے مختلف مراحل میں انحراف اور لغزشیں دکھائی دیتا ہے چونکہ انسان کی فردی اور معاشرتی تربیت، اصلاح اور تہذیب کے عروج و زوال میں خواتین کا اہم کردار ہے لہذا ان سب مشکلات کا حل اسی میں ہے کہ صنف خواتین کی تربیت اچھی ہو انہیں اسلامی اصولوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم، اور سماجی مسائل کو حل کرنے کی سوج بوجھ سے بھی آراستہ کیا جاسکے وہ معاشرے کے ہر میدان میں مرد سے قدم بہ قدم ملا کے چل سکے اور اسکے اصول اور اعتقادات سے تصادم بھی نہ ہونے پائے،اس کیلئے ایک آئیڈیل کی ضرورت ہے، ایسا آئیڈیل جسکے اندر یہ سارے گُن پائے جاتے ہوں جسے وہ اپنے دل کی گہرائیوں سے محبت بھی کرتے ہوں اور اسکی فکر اور عمل کی تقلید کر کے زمانے کے ان سارے مسائل میں حصہ لے سکیں جو انکا ذاتی حق ہے ایک ایسے ماڈل ہو جسکے نقش قدم پر چل کے اسلام اور معاشرتی مسائل کی دوگانگی اور ظاہری تناقض کی گتھی کو بھی سلجھایا جاسکے۔

زمانے کی ترقی، علمی، صنعتی اور ٹکنیکل سہولیتوں نے ہر دور میں وقتی، جعلی اور کاذب آئیڈیل کو میدان میں پیش کیا اور اپنے گمان سے مثالی شخصیت کو بہترین کیڈر اور بہت ہی اچھے انداز میں پیش کرتا رہا۔

مسلم معاشرے میں ایک طرف سے مغرب تو دوسری طرف مشرق، اپنے وقتی، جعلی اور غیر مطمئن آئیڈیل پیش کرتا رہا اور چنانچہ ہم اپنے روایتی اور حقیقی آئیڈیل کا صحیح تعارف پیش کرنے سے قاصر رہے لہذا ہماری نئی نسل، ہماری مائیں، بہنیں، بچے، بوڑھے، نوجوان، مرد، خواتین سب کے سب انہیں کاذب اور جعلی آئیڈیل کو اپنانے اور اپنا مشعل راہ قرار دینے میں ذرا سی بھی ہچکچاہٹ کا احساس نہیں کرتے ہیں۔مغرب اور غیر مسلم مشرق کی اسی اندھی تقلید کی وجہ سے ہم وسیع پیمانے پر اپنی حقیقی تہذیب اور اسلامی ثقافت کو کھو بیٹھے ہیں۔

لیکن بنیادی طور سے اگر دیکھا جائے تو آج بھی ایک اچھے، مطمئن، قابل اعتماد، دائمی اور ہمہ گیر آئیڈیل کا فقدان واضح اور نمایاں طور سے دکھائی دیتا ہے۔آج کی عورت نے ایسے مکاتب کی جانب رخ کیا ہے اور انکے کھوکھلے اور فرسودہ آئیڈیل اور ماڈل جنکی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے، کو اپنا لیا ہے، ایسے انسانوں کو اپنا سر مشق قرار دیا ہے جنکے نقش قدم پر چل کے اپنی حقیقی پہچان اور تشخص ہی کھو دیا۔وہ اپنی اصلی حقیقت سے جدا اور الگ تھلگ ہوچکی ہے، غیروں اور اجنبیوں سے پیوستہ ہوچکی ہے اسی لئے یہ سارے مشکلات اور درد بھرے نالے اور فریادیں سنائی دیتی ہیں۔(درمکتب فاطمہ، ص۲۶)

جی ہاں جو چیز انسان کی زندگی میں حقیقی تبدیلی لاسکتا ہے زندگی کو واقعی معنی اور مفہوم عطا کرسکتا ہے وہ ایک ایسا آئیڈیل اور نمونہ عمل ہے جو ہر جہت سے مطلق، دائمی، ہمہ گیر، محسوس اور محبوب ہو ایسے میں خواتین کے واسطے خواتین ہی بہترین آئیڈیل ثابت ہوسکتی ہیں۔

کند جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر، باز با باز

کمال و سعادت کے لحاظ سے ایک عورت جتنی بھی آگے ہوگی اسی انداز سے دوسری خواتین کے واسطے آئیڈیل اور مثالی خاتون واقع ہوسکتی ہے مطلق اور دائمی آئیڈیل زمانے اور مقام کی قید اور محدودیت سے بالا ہر دور اور ہر جگہ کی خواتین کے لئے آئیڈیل اور مثالی خاتون ہے۔

دائمی اور ہمیشہ باقی رہنے والے آئیڈیل کے اسرار و رموز:

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک دائمی اور ہمیشہ رہنے والے آئیڈیل کی ضرورت کیوں ہے؟ وہ اس لئے کہ۔۔۔

الف۔۔۔اسکے افکار اور سوچ ہمیشہ کے لئے زندہ ہوتی ہے۔

ب۔۔۔ گفتار اور عمل کے اعتبار سے اسکی سیرت انسانی فطرت کے ساتھ ہم آہنگ ہوتی ہے۔

ج۔۔۔اسکی عقیدت اور فکر و اندیشہ میں یکجہتی اور ملاپ پایا جاتا ہے۔

دامن اسلام میں ایسے بہت سارے آئیڈیل اور مثالی خواتین موجود ہیں جنہیں اپنا مشعل راہ بنا کے کسی بھی عورت کے متعلق گمراہی اور انحراف کی گمانہ زنی بھی نہیں کی جاسکتی چہ جائی کہ وہ راہ گمراہی کی جانب قدم بڑھا سکے۔لیکن...جب دامن اسلام میں ایسے آئیڈیل پائے جاتے ہیں پھر ہماری خواتین کی یہ سرگردانی اور پریشانی کیسی؟ ہمارے معاشرے کی خواتین کی زندگی ناکام کیوں؟ معاشرہ میں جہالت، پسماندگی، انحراف، فساد اور زبون حالی کا عروج کیوں؟ بعض جگہوں پر خواتین ابھی بھی گھٹن کا احساس کرتی ہیں کیوں؟ معاشرے کی پڑھی لکھی نسل اسلامی اور انسانی اقدار اور اصولوں سے کوسوں دور نکل چکی ہیں کیوں؟ اب بھی عورت کی معاشرتی سرگرمیوں کو اسلامی تعلیمات کا منافی سمجھا تا ہے کیوں؟ ماں باپ، بھائی بہن، بیٹا بیٹی، میاں بیوی کو ایک دوسرے کے فرائض اور ذمہ داری سے آشنائی نہیں ہے کیوں؟ ہمارے معاشرے کا روشن خیال طبقہ خواتین اور مردوں کے احیائے حقوق کے لئے مغربی اور سامراجی گروہوں، کنونشنوں اور آرگنائزیشنوں کا سہارا لیتا ہے کیوں؟ ایسے ہی اور بہت سارے کیوں...؟ جو ہمارے مسلم معاشرے کی حالت دیکھ کے ہر سنجیدہ، دردمند اور ذی شعور انسان کے ذہن میں ابھر سکتے ہیں۔

انکا جواب صرف ایک جملہ میں پوشیدہ ہے کہ ہمارے معاشرے کو ان چہروں سے حقیقی آشنائی نہیں ہے ابھی تک ہمیں انکے اصلی اور واقعی زندگی سے آشنا ہی نہیں کرایا گیا ہے یا یوں کہا جائے کہ ہم خود آشنا نہیں تو اپنے معاشرے کو ان کی پہچان کیا کروائیں گے!!۔ہمارے لئے خاتون جنت سے بڑھ کر کوئی ماڈل ہی نہیں۔لیکن معرفت نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے معاشرے کبھی آپ کی ذات کو اس زاویے سے دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی اسی لئے غیر اسلامی ماڈل کی اتباع کی وجہ سے زوال، پسماندگی اور انحرافات نے معاشرے کو بگاڑ کے رکھ دیا ہے۔کیا حضرت فاطمہ (س) جیسی ہستی کے ہوتے ہوئے ہماری خواتین کو اپنی زندگی کے اسوہ حسنہ کی تلاش کے واسطے در بدر کی ٹھوکریں کھانی پڑتیں؟ ہم قصوروار ہیں ہم نے فاطمہ (س) کی زندگی کو مثالی خاتون کے حوالے سے کبھی سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی تو دوسروں کو کیا سمجھاتے۔فاطمہ (س) کو ہم نے ایک بکھرے ہوئے موتیوں کے ہار کی طرح ایک ایک دانہ کرکے بانٹ دیا ہے اور عوام کی

(جاری صفحہ 7 پر)

دادوواہ واہ کی غرض سے اسی ایک موتی کی کرن دکھا کے عوام کا دل لبھاتے رہے اور انکی آنکھوں کو اشکبار کرتے رہیں۔

مرحوم ڈاکٹر علی شریعتی اپنی کتاب (فاطمہ فاطمہ ہے) میں عورت کے دو چہرے، قدیم عورت کا روایتی چہرہ اور جدید عورت کا مصنوعی چہرہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کہ ہماری عورت جس کی زندگی اور توانائی کا اصلی سرچشمہ اسلام ہے، اپنی خودی کو خود اثبات کرنا چاہتی ہے نا ہی قدیم روایتی چہرہ اسکا ماڈل اور آئیڈیل ہو سکتی ہے اور نا ہی مغربی عورت۔ تو اسلام کی عظیم خاتون فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی انکے واسطے نمونہ ہو سکتی ہے لیکن انکی معرفت ہماری خواتین کو کس حد تک ہے اسکے بارے میں کتنی معلومات رکھتے ہیں ہماری عوام اس پاکیزہ اور بزرگ ہستی سے بڑی عقیدت رکھتے ہیں ہر سال لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس عظیم ہستی کی یاد میں گریہ وبکا کرتی ہے۔ ہر سال ہزاروں بلکہ لاکھوں محفلیں اور مجلسیں ان کی یاد میں منعقد کی جاتی ہے بے شمار تقریبات ہوتی ہیں جن میں ان کی مدح وثنا کی جاتی ہے، ان کی عظمت اور جلالت کو خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے، ان کی کرامت اور معجزوں کا ذکر ہوتا ہے، ان کی مصیبت پر گریہ اور ان کے دشمنوں سے بیزاری اور نفرت کا اظہار کیا جاتا ہے لیکن ان سب باتوں کے باوجود ہمیں اس عظیم اور ہمہ گیر شخصیت کی معرفت حاصل نہیں ہے اور اس بزرگ اور مقدس شخصیت کے بارے میں ہماری معلومات بہت سطحی اور محض ان چند اطلاعات پر مشتمل ہیں کہ:

جناب فاطمہ پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی چہیتی بیٹی تھیں جناب رسالت مآب کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد آپ کی زندگی آلام ومصائب میں گھر گئی۔ آپ کو فدک کی جاگیر سے محروم کردیا گیا، آپ کے گھر پر حملہ کیا گیا جس کے نتیجہ میں گھر کا دروازہ آپ کے پہلو پر گرا اور جناب محسن شکم مادر میں شہید ہوگئے۔ ان حالات میں آپ کی شخصیت حزن وملا کا مرقع بن کر رہ گئی آپ کا یہ معمول بن گیا کہ آپ اپنے بچوں کو ساتھ لے کر شہر سے باہر چلی جاتی تھیں اور اس دور افتادہ مقام پر تمام دن گریہ وبکا میں مصروف رہتی تھیں۔ اس طرح ان کی مختصر عمر محض گریہ وبکا کرنے اور اپنے دشمنوں کے خلاف غم وغصہ کا اظہار کرنے میں بیت گئی یہاں تک کہ انہوں نے اس دار فانی سے رحلت کی اپنے انتقال کے وقت آپ نے وصیت کی جنازہ رات کو اٹھایا جائے تا کہ وہ لوگ جن سے آپ ناراض تھیں۔ آپ کے جنازے میں شریک نہ ہوسکیں اور نہ انہیں آپ کی قبر کا نشان معلوم ہوسکے۔

جناب فاطمہ کی عظیم شخصیت کے متعلق ہماری معلومات کا دائرہ محض ان چند اطلاعات تک محدود ہے ہم جو دل وجان سے ان کی عظمت اور جلالت کے معترف ہیں اور ہم جو اپنے روح اور ایمان کی تمام گہرائیوں اور توانائیوں کے ساتھ ان سے عقیدت رکھتے ہیں ایسی بے پایاں اور لازوال عقیدت جس سے زیادہ عقیدت رکھنا کسی انسانی گروہ کیلئے ممکن نہیں ہے لیکن اس ہستی کے بارے میں جو ہماری عقیدتوں کا مرکز ہے ہماری معلومات افسوسناک حد تک محدود اور سطحی ہیں۔" (فاطمہ فاطمہ ہے، ص ۱۱۔۱۲)

پس "ابھی تک جناب فاطمہ (س) کی زندگی کی اصلی اور حقیقی تصویر ہمارے اذہان میں موجود نہیں ہے آپ کے چاہنے والوں اور محبین کے اذہان میں آپکی زندگی ایک نامفہوم اور مبہم تصویر سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہے" (درمکتب فاطمہ۔ ص ۳۵۸)

لہذا اگر آپکی حقیقی تصویر کو پیش کیا جائے تو گمراہ اور کاذب آئیڈئل کو سرمشق زندگی بنانے میں اپنی عمر ضایع نہ ہوتی ضرورت معرفت کی ہے پہچان کی ہے۔ زندگی کے دائمی اصولوں کو حقیقت کے آئینہ میں اتارنے کی ہے۔

چند ایک دلائل کی بنیاد پر یہ بات ثابت کی جاسکتی ہے کہ مسلمان خواتین بلکہ پوری دنیا کی خواتین کے واسطے آپ سے بڑھ کر ایک ہمہ گیر، دائمی اور بنا کسی نقص اور عیب کے، ایک مکمل آئیڈئل کوئی اور واقع نہیں ہوسکتی ہیں۔

۱۔ چونکہ آپ خود ایک عورت تھیں اور اسکے ساتھ ساتھ کمال اور سعادت کے عروج پر فائز تھیں لہذا صنف خواتین کے مسائل کے واسطے ایک عورت ہی ہمہ گیر آئیڈئل ہوسکتی ہیں۔

۲۔ آپ ایسے مکتب کی بیٹی اور پاسباں ہیں جو جاودان اور ہمیشہ رہنے والا مکتب ہے لہذا اس مکتب کے پاسبان بھی ابدی ہیں رہتی دنیا تک باقی ہے۔ "فاطمۃ سیدۃ نساء اہل الجنۃ"

"یا فاطمۃ الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء العالمین وسیدۃ نساء ہذہ الامۃ وسیدۃ نساء المؤمنین"

۳۔ فاطمہ کو ہمارے اماموں نے اپنی پوری زندگی میں اسوہ حسنہ قرار دیا ہے اور اپنے آئیڈئل کے طور انتخاب کیا اور امام زمانہ (عجہ) اپنی حکومت کے لئے آپ ہی کو آئیڈیل قرار دیتے ہیں: "ولی اسوۃ فی ابنۃ رسول اللہ"

۴۔ زمانے اور مقام کی قید وثغور ایک شخصیت کی فکری اور عملی اثرات کو محدود نہیں کر سکتی ہیں فطری اصولوں اور انسانی بنیادوں پر تشکیل پائے جانے والا فکر وعمل ہمیشہ باقی رہتا ہے اور فاطمہ (س) کا ہر فکری اور عملی کارنامہ انسانی اور فطری اصول پر مبنی ہیں یہ اصول ابدی ہیں ان میں کبھی بھی کسی قسم کی تبدیلی نہیں آسکتی زمانے اور وقت کے تقاضے صرف ہماری انہی ضرورتوں کو بدل دیتے ہیں جنہیں ہم دوسری ضرورتوں کا نام دیتے ہیں لیکن اصول اولیہ کبھی نہیں بدلتے، ہوسکتا ہے کہ ہماری روش، متھیڈ اور طور طریقہ بدل جائے۔ "مثال کے طور پر ظلم اور ظالم کے خلاف احتجاج کرنا لوگوں کو ظلم سہنے سے پرہیز دلانا ایک ایسا دائمی فطری اور انسانی اصول ہے جو زمانے کی تبدیلیوں کی وجہ سے کبھی نہیں بدلتا، چاہے عصر حجر کا انسان ہو یا ہزاروں سال پہلے زندگی بسر کرنے والا یا آج کا انسان یا پھر آنے والا بشر ہو یہ سب کے سب اس اصول کے پابند ہیں لیکن زمانے کے تقاضے صرف ظلم وظالم کے خلاف احتجاج کرنے کے طریقہ کار اور متھیڈ میں تبدیلی لاتے ہیں۔"

لہذا اس اعتبار سے بھی دیکھا جائے تو ہم فاطمہ کی زندگی کے ان اصولوں کو آج بھی اپنا سکتے ہیں ان پر عمل پیرا ہوسکتے ہیں اور اپنی زندگی کو فاطمہ گونہ بنا سکتے ہیں۔ اس اعتبار سے اگر فاطمہ (س) کی زندگی کو دیکھا جائے تو یہ نہ فقط صنف خواتین کے لئے بلکہ پوری انسانیت کے واسطے مثالی خاتون اور آئیڈئل ہوسکتی ہے۔

سیرت فرزندہا از امہات
جوہر صدق وصفا از امہات
مزرع تسلیم را حاصل بتول
مادراں را اسوہ کامل بتول

(رموز بیخودی، ص ۳۴۵)

فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اٹھارہ برس کی مختصری زندگی نے انسانی اعلی اقدار کے ایسے عظیم اور گہرے اقیانوس کو جنم دیا جسکی تہ اور گہرائیوں میں جا کے ان اعلی اقدار اور اصولوں کے لعل وجوہر کی غواصی کرنا کسی معمولی غواص کا کام نہیں بلکہ ایسے غواصوں کی ضرورت ہے جو اس اقیانوس کے ہر جانب سے واقف ہو

فاطمہ کی زندگی ایک ہمہ گیر آئیڈئیل۔

فاطمہ (س) کی زندگی کچھ اہم اصول پر مبنی ہے جن کا سرچشمہ اسلام ناب محمدی ہے۔

پہلا اصول۔ زندگی میں ایک خاص قسم کا نظم ونسق حاکم تھا اور ہر کام کا ہدف معین اور مشخص تھا۔

۔۔۔۔خدا کی جانب سے نازل ہوئے آئین اور قانون پر مکمل ایمان اور عقیدہ رکھتی تھیں۔

۔۔۔۔آپکی عمل اسلامی تعلیمات سےعین مطابقت رکھتی تھی۔

۔۔۔۔اپنے سارے اعمال تقوا، زہد اور ورع کے دائرے میں انجام دیتی تھیں۔

۔۔۔۔اپنی ہر کام کو بنا کسی افراط اور تفریط کے اعتدال کے ساتھ انجام دیتی تھیں۔

۔۔۔۔اپنی ہر کام میں مسلمانوں کی مصلحت اور منفعت کا خیال رکھا کرتی تھیں۔

۔۔۔۔معاشرتی کاموں میں بھر پور شرکت کر کے چاردیواری کے زندانی بننے کے جاہلیت کے تصور پر کاری ضرب لگائی۔

۔۔۔۔اپنے اہداف اور مقاصد کی دسترسی کے لئے اپنی را؟ی میں ثابت قدم رہتی تھیں۔

۔۔۔۔اپنے اہداف اور مقاصد کی دسترسی کے لئے سختیوں اور مشکلات کو صبر اور استقامت سے تحمل اور برداشت کرتی تھیں۔

۔۔۔۔خدا پر مکمل ایمان کی وجہ سے یاد خدا سے کبھی بھی غافل نہیں ہوتی تھیں۔

۔۔۔۔اسی اعتماد اور ایمان کی وجہ سے بہادری اور شجاعت کا مظہر تھیں۔

۔۔۔۔۔خدا کے دیئے پر قناعت کرتی تھیں۔

۔۔۔۔صالح اور پاک وپاکیزہ ہستیوں کی اقتدا کرتی تھیں۔

۔۔۔۔۔خدا کی رضایت کو مخلوقات کی رضایت پر ترجیح دیتی تھیں۔

۔۔۔۔۔اپنی انسانی عزت، عظمت اور کرامت کی حفاظت کرتی تھیں۔

۔۔۔۔۔ظلم وستم کے خلاف احتجاج کرتی تھیں۔

۔۔۔۔آپکی زندگی مسلسل جدوجہد اور مبارزہ کا دوسرا نام تھا۔

فاطمہ (س) کی زندگی میں یہ سارے اصول کارفرما تھے یہ اصول کبھی بدلتے نہیں بلکہ ہمیشہ زندہ اور باقی رہنے والے ہیں تبھی تو فاطمہ (س) ہمیشہ زندہ ہے۔ اسی بقا کی وجہ سے فاطمہ (س) ہمیشہ اور ہر جہت سے ایک مثالی معاشرے کی بنیاد کے لئے ایک آئیڈیل اور مثالی خاتون ہے۔۔۔جی ہاں وہ مثالی خاتون ہے۔

انسانی اعلی اقدار۔۔۔ محنت اور مشقت کے لئے۔۔۔ عشق اور عبادت کے لئے۔۔۔ خودی خود باوری اور خوداری کے لئے۔۔۔۔ عفت اور پاکیزگی کے لئے۔۔۔ شرافت اور کرامت کے لئے۔۔۔ جذبہ اور ایثار کے لئے۔۔۔ عقل وعرفان کے لئے۔۔۔ تہذیب اور اعلی تربیت کے لئے۔۔۔ بیداری اور ہوشیاری کے لئے۔۔۔ فکر وعمل کے امتزاج کے لئے۔۔۔ کامیاب زندگی کے لئے۔۔۔ ہمدردی اور ہمدلی کے لئے۔۔۔ صداقت اور امانت کے لئے۔۔۔ احسان اور ارشاد کے لئے۔۔۔ حق اور حقیقت کی خاطر باطل کے ساتھ محاذ آرائی کے لئے۔۔۔ ایک دائمی مسلسل اور جدوجہد کے لئے۔۔۔ یا سادے الفاظ میں کہوں اسلامی حکومت کے اعلی اقتدار اور ولایت الہی کے دفاع کے لئے۔

علامہ اقبال، حضرت فاطمہ کو مسلمان خواتین کے واسطے ماڈل کے عنوان سے پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فطرت تو جذبہ ہا دارد بلند
چشم ہوش از اسوہ زہرا مبند
تا حسینی شاخ تو بار آورد
موسم پیشیں بگلزار آورد

(رموز بیخودی، ص ۳۵۰)

بقول ڈاکٹر علی شریعتی: "فاطمہ کی شخصیت کے بارے میں گفتگو کرنا انتہائی دشوار ہے وہ ایک "عورت" تھیں اسلام نے مثالی عورت کا جو تصور پیش کیا ہے اس تصور کی روشن تصویر، یہ پاکیزہ تصویر خود پیغمبر (ص) نے اپنے انسانیت طراز ہاتھوں سے بنائی تھی جس طرح سونے کو آگ میں تپا کر کندن بنایا جاتا ہے اسی طرح پیغمبر (ص) نے آپ کو سختی، فقر اور جدوجہد کی آنچ میں تپا کر نکھارا۔ آپ کی تعلیم و تربیت پر بڑی گہری اور کڑی نگاہ رکھی اور آپ کو حیرت انگیز انسانی خوبیوں کا مظہر بنادیا۔

وہ ہر اعتبار سے ایک مثالی عورت تھیں، نسوانیت کی تمام گوناگوں ابعاد کے لے ایک مثالی نمونہ۔

اپنے باپ کے حوالے سے۔۔۔۔۔۔۔۔ایک مثالی بیٹی۔
اپنے شوہر کے حوالے سے۔۔۔۔۔۔۔ایک مثالی بیوی۔
اپنے بچوں کے حوالے سے۔۔۔۔۔۔۔ایک مثالی ماں۔

اور وقت اور سماجی ماحول کے تناظر میں وہ ایک زن مبارز ومسؤل کا نمونہ تھیں، انہوں نے اپنی سیرت سے معاشرے میں عورت کی ذمہ داریوں اور اس کے دائرہ عمل کی نشاندہی کی۔

وہ بذات خود ایک امام ہیں ایک نمونہ مثالی ہیں ایک آئیڈیل ٹائپ (IDEAL TYPE) ہیں ان کا اسوہ عورتوں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ ہے ہر اس عورت کے لئے جو آزادانہ طور پر اپنی شخصیت کی تعمیر کرنے کی خواہش مند ہو وہ ایک نگراں "شاہد" ہیں۔ ان کی حیرت انگیز طفلی، ان کی جدوجہد اور کشمکش سے لبریز زندگی، داخلی اور خارجی محاذ پر ان کا مسلسل جہاد اپنے باپ کے گھر اپنے شوہر کے گھر اور اپنے معاشرہ میں ان کا کردار ان کی فکر، ان کا عمل غرض ان کی جامع اور مثالی شخصیت اس سوال کا مکمل جواب ہے کہ ایک عورت کو کیسا ہونا چاہیے۔" (فاطمہ فاطمہ ہے، ص ۲۸۶)

اگر پندی ز درویش بگیری
ہزار امت بمیرد تو نمیری
بتولی باش و پنہان شو از این عصر
کہ در آغوش شبیری بگیری

مقالہ نگار کشمیری عالم دین اور سحر نیوز عالمی نیٹ ورک میں ایڈیٹر کی حیثیت سے پیسہ انجام دے رہے ہیں۔ (ولایت ٹائمز ڈاٹ کام)

3rd Year of Publication

Srinagar

Weekly

WILAYAT TIMES

طبع مسلم از محبت قاهر است
مسلم از عاشق نباشد کافر است

مسلمان کی فطرت محبت ہی کی بل پر غلبہ پاتی ہے۔اگر مسلمان عاشق نہیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔

The Muslim`s nature prevails by means of love:The Muslim,if he be not loving, is an infidel.

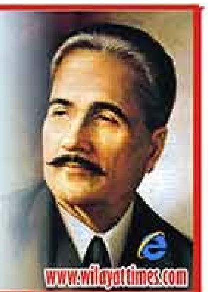

www.wilayattimes.com

Vol:03 | Issue:03 | Pages:08 | 20th to 26th March 2017 | Rs.5/-

HOW WE ARE TREATED BY THIS WORLD

By Al- Hussaini

Ouch! The darkness has covered all the world. The dictums and Islamic movements are on impious tongues. Tears express the demand for Justice. Now, we are caged my Moula.who will shelter us My Descent?? Only rotation of ignorance and darkness is before our eyes to shelter us.Whom we express our pains.who will console we aggrieved ones.My Descent here is only fraud and jiggering, flowing in the sorroundings.The wails of rapid genocide and carnage are echoing throughout the surroundings. Oppressed ones are hankering, want your appearance to make us get rid of from this deceptive and impious world my Moula.We are all tired and no longer want to be suppressed. We have forbeared so far thorny whips and slashs of felons and tyrants.

'O' My moula every whip is responded with shedding of blood tears. Swords are now blunt. Slaughtering and beheading has become talk of the town.

Everywhere in masjids, monasteries, hermitages and lamentation yards, Hands are being raised for supination shedding woefull tears while demanding to Allah Justice, Justice and Justice.

My Moula!! Infanticide, genocide and decapitation is at peak. Suicide bombing, plantation of mines and hurling of grenades has made people's life dreadful. After attacks, these gory and bloody incidents are considered nothing or storms in a tea cup.

My descent! political leaders give a deaf ear to these blasts and sudden explosions as crackers are burst, no heed is paid to them.

Rolling down of glum and sorrowful tears are considered among daily events & happenings. Sword sharpeners are in full swing, when their devilish deeds are presented before political leaders, then political leaders want oppressed ones to evince proof. In reality evidence is before their eyes. But after all they don't want to take any stern action against them, as a matter of fact they are themselves lured by bloody culprits. My moula! Every heart's scar wants felons to be punished but they are being released without any enquiry deliberately. My judge!

Youths are now exhausted as they have been enshrouding & burying pierced, shattered, broken and blood stained dead ones since their childhood.

My Judge! Elegies and dirges are being expressed by bereaved and greif-striken parents. Woeful wails of downtrodden and innocent ones are smothered, are are not allowed to express their internal pains before their beloved dead maimed ones.

My Moula! Empty cradles are being rocked by the mournful mothers only for consolation.

We no longer are now free. Voices of sinless ones have been shackled and are not allowed to agitate against barbaric, gruesome and oppressive acts. But My Moula we continue our painful wails even we know that our agitation and greif cries will end in smoke and won't bear any kind of fruit before satanic and corrupt leaders but only your hope makes us continue. Not only this My Moula, Tiny tots are considered ultimate gifts of God but Blooming flowers are plucked with blunt swords callously. Beautiful and marvelous gardens of little ones are ploughed callously with sophisticated weapons and there shattered and plucked flowers are treaded inexorably. Instead of smelling their fragrance they are left headless My Moula!

Now Every heart demands redemption from this blood spattered Holocaust.

we have been dumbstruck for a long period of time. whenever we say, we are choked and smothered laughably.

My descent! Short lived travelers of this thrice divorced World, gaze and ogle their physique shadows which are full of dark and the same darkness doesn't let them go through any authentic and accurate shining refulgence anymore, thereby they snatch rights of destitutes fearlessly.

My Moula! People go through hell to find solicitation and respite in their lives and when they are asked (WHY DID YOU PASS BY HELL?) In response to our questioning, there comes gales of laughter only and nothing.

My Moula! In this oppressive doom, sometimes oppressed ones are to fare on sharp edges of swords to earn their bread but after all they are not given their wages properly.

Talk of some impious preachers. My Moula! presently lustful shackles have enslaved some preachers and guides. They tend to be self-centered. They are concerned for their own comfort, popularity and prosperity. Their minds are boiled with fame, money, prestige and wealth. They preach and sermonize according to their selfish interests. They are spiritually destructive. They seek to use people and to lead them into error, which destroys and pollutes them.

They change the religious matters according to their needs My Moula.

Let me desseminate here a behooveful and lucrative event or fiction regarding a preacher.

Once a crow and a pigeon both are entrapped .Both are shedding tears in a trap. Now conversation gets started:-

Pigeon to crow. Hey! Do keep mum & don't pester me by your weeping.

CROW : But you are also weeping!

PIGEON :I have to weep because I am to be slaughtered and then munched soon as i am lawful(حلال) islamically .Why are you weeping as you are unlawful to be eaten. You will be released soon without any sort of trouble.

CROW : No!No! I am more anxious than you because this trap doesn't belong to any Ignorant.

PIGEON : Then whose is this trap?

CROW : 'O' "The Preacher" is the owner of this trap!

PIGEON : Then what ?

CROW : I fear that he may not change the decree or Islamic unlawful order into lawful in order to taste me.Islam has been confined till tongues My Moula.

We are waiting you (an epitome of hope) You from The purified generation of Hazrat Fatima zehra (s) Who can dethrone and overthrow every oppressor, impious and traitor ones of the doom with your spiritual and divine power. My Moula! We are desirous to listen the song of Justice throughout the world.

We are eager to see the signs of new dawn then to be shaltered under your new morning veil.

I hope the wave and whirlwind of your appearance will flow in the surroundings to prop up and pep up relegated, innocents and destitutes.

My Moula! I want a new candle to be illuminated among suppressed ones .

Your appearance will make rustle and pop up all dry flowers and will water and inumbrate the unwatered and burnt ones, who have not been watered and reared since decades.

Hope ,We the hungers of Justice will be served the best and will be given the solutions for the rapid expansion of ignorance, egoism ,arrogance and subjugation.

رنجیده حالم می خواهم اظهار بکنم -
جلوی امامم دربدلم ابراز می کنم –

Author of the article hails from Kashmir is the student of University of Kashir.

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/63427;
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar Kashmir (J&K);Printed at:Kashmir Images Printing and Publishing House Srinagar
Contact:+91-9419001884;+91-8494001884;Email:editorwilayattimes.com;Website:www.wilayattimes.com